بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ماہنامہ

اخبار احمدیہ

نگران: مبارک احمد تنویر
(انچارج شعبہ تصنیف)

مدیر: حامد اقبال

جماعت احمدیہ
جرمنی کا ترجمان

جلد نمبر 23 شمارہ نمبر 07۔ ماہ وفا 1397 ہجری شمسی بمطابق جولائی 2018ء

قرآن کریم

اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَ رَسُوۡلُہٗ وَالَّذِیۡنَ اٰمَنُوا الَّذِیۡنَ یُقِیۡمُوۡنَ الصَّلٰوۃَ وَ یُؤۡتُوۡنَ الزَّکٰوۃَ وَ ھُمۡ رٰکِعُوۡنَ (المائدہ :56)

ترجمہ: یقیناً تمہارا دوست اللہ ہی ہے اور اس کا رسول اور وہ لوگ جو ایمان لائے جو نماز قائم کرتے ہیں اور زکوۃ ادا کرتے ہیں اور وہ (خدا کے حضور) جھکے رہنے والے ہیں۔

(ترجمہ از۔حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللّٰہ تعالیٰ)

حدیثِ مبارکہ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

"اِنَّ بَیۡنَ الرَّجُلِ وَ بَیۡنَ الشِّرۡکِ وَالۡکُفۡرِ تَرۡکُ الصَّلٰوۃِ" نماز کو چھوڑنا انسان کو شرک اور کفر کے قریب کر دیتا ہے"۔

(مسلم کتاب الایمان باب بیان اطلاق اسم الکفر علی من ترک الصلوۃ)

اقتباس حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"اصل میں قاعدہ ہے کہ اگر انسان نے کسی خاص منزل پر پہنچنا ہے تو اس کے واسطے چلنے کی ضرورت ہوتی ہے جتنی لمبی وہ منزل ہوگی اتنا ہی زیادہ تیزی کوشش اور محنت اور دیر تک اسے چلنا ہوگا۔سو خدا تعالیٰ تک پہنچنا بھی تو ایک منزل ہے اور اس کا بُعد اور دُوری بھی لمبی۔پس جو شخص خدا تعالیٰ سے ملنا چاہتا ہے اور اس کے دربار میں پہنچنے کی خواہش رکھتا ہے اس کے واسطے نماز ایک گاڑی ہے جس پر سوار ہو کر وہ جلد تر پہنچ سکتا ہے جس نے نماز ترک کر دی وہ کیا پہنچے گا۔

اصل میں مسلمانوں نے جب سے نماز کو ترک کیا یا اسے دل کی تسکین آرام اور محبت سے اس کی حقیقت سے غافل ہو کر پڑھنا ترک کیا ہے تب ہی سے اسلام کی حالت بھی معرضِ زوال میں آئی ہے وہ زمانہ جس میں نمازیں سنوار کر پڑھی جاتی تھیں غور سے دیکھ لو کہ اسلام کے واسطے کیسا تھا۔ایک دفعہ تو اسلام نے تمام دنیا کو زیر پا کر دیا تھا جب سے اسے ترک کیا وہ خود متروک ہو گئے ہیں۔درد دل سے پڑھی ہوئی نماز ہی ہے کہ تمام مشکلات سے انسان کو نکال لیتی ہے۔ہمارا بارہا کا تجربہ ہے کہ اکثر کسی مشکل کے وقت دعا کی جاتی ہے ابھی نماز میں ہی ہوتے ہیں کہ خدا نے اس امر کو حل اور آسان کر دیا ہوا ہوتا ہے۔

نماز میں کیا ہوتا ہے یہی کہ عرض کرتا ہے۔التجا کے ہاتھ بڑھاتا ہے اور دوسرا اس کی غرض کو اچھی طرح سنتا ہے۔پھر ایک ایسا وقت بھی ہوتا ہے کہ جو سنتا تھا وہ بولتا ہے اور گزارش کرنے والے کو جواب دیتا ہے۔نمازی کا یہی حال ہے خدا کے آگے سربسجود رہتا ہے اور خدا تعالیٰ کو اپنے مصائب اور حوائج سناتا ہے۔پھر آخر سچی اور حقیقی نماز کا یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ ایک وقت جلد آ جاتا ہے کہ خدا تعالیٰ اس کے جواب کے واسطے بولتا اور اس کو جواب دیکر تسلی دیتا ہے۔"

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 189، 190۔ایڈیشن 2010 انڈیا)

مشعل راہ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

"ایک موقع پر باجماعت نماز کی اہمیت کو آپ ﷺ نے اس طرح بیان فرمایا کہ کیا میں تمہیں وہ بات نہ بتاؤں جس سے اللہ تعالیٰ گناہ مٹا دیتا ہے اور درجات بلند کرتا ہے؟ صحابہ رضوان اللہ علیہم نے جو ہر وقت اس بات کے لئے بے چین تھے کہ ہمیں کب کوئی موقع ملے اور ہم اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کی کوشش کریں، اس کو راضی کرنے کے طریقے سیکھیں، اس کا قرب حاصل کریں، اپنے گناہوں سے دوریاں پیدا کریں، انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ضرور بتائیے۔آپ ﷺ نے فرمایا۔دل نہ چاہنے کے باوجود خوب اچھی طرح وضو کرنا اور مسجد میں دُور سے چل کر آنا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا یہ گناہوں سے دُوریاں پیدا کرتا ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا اتنا ہی نہیں یہ ایک قسم کا رباط ہے۔(صحیح مسلم، کتاب الطہارۃ باب فضل اسباغ الوضوء علی المکارہ، حدیث 475)۔یعنی سرحد پر چھاؤنیاں قائم کرنے کے برابر ہے۔جس طرح ملک اپنی حفاظت کے لئے سرحدوں پر چھاؤنیاں بناتے ہیں، فوجیں رکھتے ہیں یہ اسی طرح ہے۔

سرحدوں پر چھاؤنیاں کیوں قائم کی جاتی ہیں؟ جیسا کہ میں نے کہا اپنے ملک کی حفاظت کے لئے۔اس لئے تا کہ دشمن کے حملے سے محفوظ رہا جائے اور حملے کی صورت میں فوراً مقابلے کے لئے تیار ہوا جا سکے۔

پس ایک مومن کو سب سے بڑا خطرہ جس سے بچنے کے لئے اس کو ضرورت ہے، جس کے بچنے کے لئے چھاؤنی قائم کرنے کی ضرورت ہے وہ خطرہ شیطان کا ہے۔دنیاوی خواہشات کا خطرہ ہے جو شیطان دل میں پیدا کرتا ہے۔ان کے ذریعہ سے شیطان حملہ کرتا ہے۔پس ان سے بچنے کے لئے نماز باجماعت کی چھاؤنی ہے۔یہی محافظوں کا دستہ ہے جو شیطان کے حملوں سے بچائے گا۔گناہوں سے انسان بچے گا اور نیکیوں کی طرف توجہ پیدا ہوگی۔"

(الفضل انٹرنیشنل مؤرخہ 10 فروری تا 16 فروری 2017۔صفحہ 6)

تاریخ احمدیت جرمنی سے ایک ورق

قسط ہشتم

احمدیہ مسجد برلن کے لئے عظیم الشان مالی قربانیاں

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی تحریک اور لجنہ اماء اللہ ہندوستان کا والہانہ لبیک

نوٹ: جماعت جرمنی میں قائم تدوین تاریخ احمدیت کمیٹی تاریخ احمدیت جرمنی مرتب کر رہی ہے۔اس سلسلہ میں ایک اَور ورق قارئین کی خدمت میں اس درخواست کے ساتھ پیش ہے کہ اگر کسی دوست کے علم میں اس بارہ میں مزید معلومات ہوں یا کوئی امر تصحیح طلب ہو تو کمیٹی کو مطلع فرمائیں، قارئین کی آراء ہمارے لیے حوصلہ افزائی کا باعث ہوں گی اور کمیٹی اس کے لئے ممنون بھی ہوگی۔اس مضمون کے لئے بنیادی مواد مکرم محمد لقمان مجوکہ صاحب سیکرٹری کمیٹی نے مہیا کیا جسے مرتب کرنے کے بعد ہدیۂ قارئین کیا جا رہا ہے۔(صدر کمیٹی)

گزشتہ قسط میں مسجد برلن کے لئے مالی تحریک پر مشتمل حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا خطبہ جمعہ اور ایک پیغام ہدیہ قارئین کیا گیا تھا۔اس پیغام کی اہمیت کے بارے میں حضورؓ کی ایک ضروری ہدایت بھی شائع ہوئی تھی، جسے ذیل میں ہدیہ قارئین کیا جاتا ہے۔یہ امر مدّنظر رہے کہ یہ مضامین جب شائع ہوئے تھے تو پرانے رسم الخط اور انداز میں تھے اب انہیں شائع کرتے ہوئے بعض ضروری تبدیلیاں کر کے مروجہ رسم الخط کے مطابق کر دیا گیا ہے۔

اس مضمون کے متعلق ہدایات

چونکہ عورتوں کی انجمنیں ابھی قائم نہیں ہوئیں، اس لئے میں جماعت کے مردوں سے خصوصاً جماعت کے پریذیڈنٹوں اور سیکرٹریوں سے اُمید کرتا ہوں کہ وہ عورتوں کے جلسہ کرنے اور ان میں میرا یہ مضمون اور دیگر مضامین سنوا کر چندہ جمع کرنے کی پوری کوشش کروائیں گے۔ وہ دن آتے ہیں جب کہ عورتوں کی انجمنیں انشاءاللہ بن جائیں گی۔جس طرح قادیان میں بن گئی ہے اور مردوں کے ہاتھ سے یہ ثواب کا موقع نکل جائے گا۔پس اس موقع کو ہاتھ سے نہ جانے دیں کہ نہ معلوم پھر ایسا ثواب کا کام کرنے کی توفیق ملے یا نا ملے عورتوں کے ذہن نشین کر دینا چاہیے کہ وہ اپنے زیورات یا دیگر اموال میں سے چندہ دیں۔خاوندوں پر بوجھ نہ ڈالیں اور مردوں کو چاہیے کہ عورتوں کے اخلاص کے اظہار میں روک نہ بنیں بلکہ ان کا حوصلہ بڑھائیں۔

چاہیے کہ ہر جگہ کی مخلص عورتیں بار بار جلسہ کر کر کے تمام تحریکات اور چندہ کے اعلانوں سے جو اخبارات سلسلہ میں شائع ہوتے رہیں گے۔اپنی اپنی جگہ کی بہنوں کو واقف کرتی رہیں اور چاہیے کہ مرد اس کام میں ان کا ہاتھ بٹائیں بلکہ محرک ہوں۔

تمام چندہ ناظر بیت المال قادیان کے پاس آنا چاہیے اور کوپن پر صاف صاف لکھا ہونا چاہیے کہ یہ فلاں جماعت کی طرف سے مسجد برلن کے لئے ہے اور پوری فہرست چندہ کی ہمراہ آنی چاہیے کیونکہ ارادہ ہے کہ اس چندہ کی ہر ایک رقم شائع کی جائے اور ایک کتاب چھاپ کر مسجد برلن میں رکھی جائے۔

چونکہ عورتیں منی آرڈر کرانے کا کام نہیں کر سکتیں، اس لئے ہر جماعت کے سکرٹری کو اس کام میں ان کی مدد کرنی چاہیے اور چونکہ اس چندہ میں زیورات وغیرہ بہ نسبت روپیہ کے زیادہ ہوں گے، اس لئے چاہیے کہ زیورات کو مضبوط ڈبوں میں بند کر کے بیمہ کر کے دفتر بیت المال میں بھجوا دیں اور ساتھ فہرست بھیجیں کہ فلاں زیور فلاں عورت کی طرف سے ملا ہے۔جس جگہ پڑھی لکھی عورتیں نہ مل سکیں۔وہاں مردان کا اس کام میں ہاتھ بٹائیں۔اللہ تعالےٰ تمام بھائیوں اور بہنوں کو اس کام کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

خاکسار مرزا محمود احمدؐ [1]

مسجد برلن کے لیے چندہ کی تحریک پر مشتمل اس ولولہ انگیز پیغام سے قبل حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس ضمن میں ایک خطبہ جمعہ میں بھی اس مالی قربانی کی نوعیت کے بارہ میں تفصیل بیان فرمائی تھی۔جس سے پتہ چلتا ہے کہ اُس وقت صرف مالی قربانی ہی کی ضرورت نہیں تھی بلکہ اس سے بڑھ کر ایسے لوگوں کی تلاش تھی جو اپنا سب کچھ قربان کرنے کو تیار ہوں۔

[1] رسالہ احمدی خاتون، مارچ 1923ء صفحہ 25

اس خطبہ جمعہ میں حضورؓ نے جرمنی اور امریکا میں تبلیغ واشاعت اسلام کے دو طریق بیان فرمائے جن میں سے ایک تو یہ کہ احباب سب کے سب وہاں چلے جائیں اور تبلیغ کریں اور دوسرا یہ کہ احباب چندہ جمع کریں جس سے مبلغین کو ان ممالک میں بھجوایا جاسکے۔ یہ مضمون تفصیل سے بیان کرنے کے بعد حضورؓ نے فرمایا:

پس یا تو پہلوں کا طریق اختیار کرنا چاہیے کوئی چندہ نہیں لیا جائے گا بلکہ سارا جان و مال لیا جائے گا۔ اور اس طرح لوگوں کو اپنے وطن کو چھوڑ کر غیر ممالک میں جانا اور تبلیغ کرنی ہوگی۔لیکن چاہا تو یہ جاتا ہے کہ کام پہلوں کا سا ہو۔مگر اس طریق کو اختیار نہیں کیا جاتا اور دوسرا طریق روپیہ خرچ کرنے کا ہے۔لیکن اس کے لئے چاہتے ہیں روپیہ نہ لگے۔کہتے ہیں جماعت مقروض ہے۔اور ادھر امریکہ مشن کی تیاری ہو رہی ہے اور **جرمن میں مشن کھولنے کا ارادہ ہے اور اس وقت جرمن میں مشن کھولنے ہی کا سوال درپیش ہے۔** اس صورت میں تبلیغ بند کر دی جائے اور جس طرح غیر احمدی بیٹھے ہیں ہم بھی اسی طرح خاموش اور دین کی تبلیغ سے بے پرواہ ہو کر بیٹھ جائیں اور اگر کام کرنا ہے تو اس کے دو طریق ہیں یا تو ساری جماعت کرے اور جتنے آدمیوں کی مانگ ہے اِتنے ہی نکل آئیں۔ یا چندہ کیا جائے۔اور کچھ لوگوں کو باقاعدہ ان ممالک میں بھیجا جائے۔

تبلیغ اور فکر معاش

پہلا طریق ہو تو کم از کم سو سو آدمی تو ایک ایک ملک میں چلا جائے۔ امریکہ میں ہمارا اس وقت ایک آدمی ہے اور وہ 24 گھنٹے کام کرتا ہے۔اگر سو آدمی امریکہ میں جائے تو چار مبلغوں کا کام ہو سکتا ہے۔اس طرح کام زیادہ ہوگا لیکن یہ نہیں ہو سکتا کہ مفتی صاحب وہاں اکیلے رہیں۔ وہ ملازمت بھی کریں اور پھر اپنا سارا وقت بھی صرف کریں اور یہ نہیں ہو سکتا کہ ماسٹر مبارک علی صاحب ملازمت بھی کریں اور اپنا سارا وقت تبلیغ میں بھی صرف کر سکیں۔جس طرح ایک قطرہ منہ میں پڑنے سے پیاس نہیں بجھ سکتی یا ایک لقمہ کھا کر سیری نہیں ہوتی اسی طرح اگر ایک آدمی اکیلا جائے تو اس سے کام کہاں اتنا ہو سکتا ہے، جتنا ہونا چاہیے۔پس یا تو درجنوں جائیں اور اپنا کام کریں اور دین کے لئے بھی وقت دیں۔مگر یہ صورت مشکل ہے۔اس کے لئے جماعت تیار نہیں ہے۔ ہاں دوسری صورت یہ ہے کہ ہر ایک شخص اپنی آمد کا ایک قلیل حصہ دے اور کچھ آدمیوں کو بالکل دوسرے کاموں سے فارغ کر کے دین کی خدمت میں لگا دیا جائے۔ہمیں ان دو صورتوں میں سے ایک صورت اختیار کرنا ہوگی کیونکہ تبلیغ ہم نہیں چھوڑ سکتے۔یہ ہر ایک احمدی کا فرض ہے۔ جو شخص اس طرح خرچ کرتا ہوا گھبراتا ہے اس کا گھبرانا کمی ایمان کی علامت ہے.....

یاد رکھو ہماری جماعت کے لئے دو صورتیں ہیں ان میں سے ایک اختیار کرنی ہوگی ایک تو جیسا کہ میں نے بتایا ہے یہ ہے کہ سینکڑوں کی تعداد میں لوگ مختلف ملکوں میں چلے جائیں۔دوسری چندہ کے ذریعہ تبلیغ ہو۔پہلی صورت پر عمل ہونا مشکل ہے اس کی وجہ جماعت کے ایمان کی کمی نہیں بلکہ کئی اور وجوہ سے اس زمانہ کے لحاظ سے یہ ناقص ہوگی۔پس دوسری صورت ہے جس پر عمل ہو سکتا ہے جو لوگ اخراجات سے گھبراتے ہیں، ان سے پوچھنا چاہیے کہ تم کتنا چندہ دیتے ہو۔اور پھر ان کو بتاؤ کہ جماعت میں ایسے بھی لوگ ہیں جو تم سے بہت زیادہ چندہ دیتے ہیں اور وہ اتنا زیادہ چندہ دے کر خوش ہیں اور چاہتے ہیں کہ ان سے اور مانگا جائے اور وہ دیں۔پس یہ بوجھ زیادہ اگر کوئی سمجھتا ہے تو یہ اس کے ایمان کا نقص ہے پہلے لوگوں نے جس قدر قربانیاں کیں ان کو دیکھ کر ہماری قربانیاں ذلیل نظر آتی ہیں کسی اور کو نظر نہ آئیں لیکن مجھے تو ایسی ہی نظر آتی ہیں۔پس ہمیں ہمت سے کام لینا چاہیے۔اِس وقت دنیا پرستی بڑھ گئی ہے خدا تعالےٰ ہمیں اپنے دین کی خدمت کی توفیق دے۔اور پھر اس بوجھ کے اٹھانے کی طاقت دے۔ہم خوش ہوں اور اس کے مانند نہ ہوں جسکے متعلق آتا ہے التی نقضت غزلہا خدانخواستہ ایسا نہ ہو کہ کام کریں اور پھر چھوڑ دیں بلکہ ایسا ہو کہ خوشی اور ذوق سے کریں اسی کام اور اللہ تعالیٰ کی رضا پر ہمارا خاتمہ ہو۔[2]

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی اس تحریک اور آواز پر ہندوستان بھر کی احمدی خواتین نے والہانہ انداز میں لبیک کہا اور نہایت شاندار مالی قربانیاں پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔ چنانچہ یہاں ان تمام قربانیوں کا تذکرہ کیا جائے گا کیونکہ اُس دور کی قربانیوں کا اپنا ہی رنگ تھا۔ان میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ ام المومنین حضرت اماں جانؓ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مبشر اور مبارک اولاد جیسی جلیل القدر ہستیاں شامل تھیں۔ اور پھر صحابہ وصحابیات حضرت مسیح موعود علیہ السلام خصوصاً غریب خواتین کی قابل تقلید قربانیاں بھی شامل ہیں۔ رسالہ ''احمدی خاتون'' نے فروری 1923ء کے شمارے میں 'برلن مسجد کے متعلق احمدی خواتین کی مالی قربانیوں کا ایک نظارہ اور نمونہ' کے زیرِ عنوان لکھا:

[2] (اخبار الفضل قادیان دارالامان مؤرخہ ۷ر دسمبر ۱۹۲۲ء)(خطبہ جمعہ فرمودہ 24 نومبر 1922ء۔ الفضل 7 دسمبر 1922)

ابھی اس تحریک پر ایک مہینہ نہیں گزرا کہ برلن کی مسجد احمدی خواتین کے چندہ سے طیار ہونی چاہیئے مگر احمدی خواتین کے صدق اور اخلاص کا یہ شاندار اور بے نظیر نمونہ نظر آتا ہے کہ چندہ کی تعداد پچیس ہزار سے اوپر جارہی ہے اگر یہی رفتار رہی، جس کے تیز ہونے کا یقین ہے تو خدا کے فضل اور رحم سے یہ ہرگز بعید نہیں کہ مطلوبہ چندہ پچاس ہزار سے یہ رقم بہت بڑھ جاوے۔حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہٖ العزیز نے 27 فروری 1923ء کو ایک اور تحریر شائع فرمائی ہے۔اس میں حضور نے احمدی خواتین کے ایثار وقربانی کی نو مثالیں پیش کی ہیں۔ جو صفحہ 25 پر درج ہیں۔ اور آخر میں احمدی خواتین سے جو خطاب فرمایا ہے، وہ ایک ایسی روح اپنے اندر رکھتا ہے جس سے احمدی دنیا کے شاندار مستقبل کی شان ابھی سے نظر آتی ہے اور میں اسے درج کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔احمدی خواتین غور کریں۔کہ امام ان سے کیا چاہتا ہے؟ اور ان کا فرض کتنا عظیم الشان ہے۔(ایڈیٹر)

احمدی خواتین سے حضرت خلیفۃ المسیح کا خطاب

میں اپنی عزیز بہنوں کو ایک دفعہ پھر توجہ دلاتا ہوں کہ ثواب کے دروازے کھلے ہیں۔کام کا بہترین موقعہ ہمیں اور تمہیں ملا ہے۔اپنے حصہ کے بوجھ اٹھانے کی کوشش کرو۔تا ہماری متفقہ کوششوں سے وہ ذمہ داری جو ہم پر ڈالی گئی ہے، ادا ہو جاوے۔اے بہنو! مومن کی ہمت کا مقابلہ کوئی نہیں کر سکتا۔تمہارے زیورات کے ڈبے بے شک چھوٹے ہیں اور تمہارے بٹوے تنگ ہیں۔مگر کیا اس کے مقابلہ میں تمہارے دل وسیع نہیں۔جس دل میں خدا کی محبت اور اس کا عشق اور اس کی معرفت سما گئی۔اس سے زیادہ وسیع اور کونسا ہوگا۔پس جو کچھ تم آج کر سکتی ہو۔ وہ دنیا کے بادشاہ بھی نہیں کر سکتے۔اپنے آپ کو اس قابل بناؤ کہ اگر ہم لوگ خدا کے دین کی خدمت کے لئے تم سے علیحدہ کر دیئے جاویں تو تم خود ہمارے بچوں کی ایسی تربیت کر سکو کہ وہ ہم سے بڑھ کر دین پر عمل کرنے والے اور اس پر فدا ہونے والے ہوں اور اسلام کا جھنڈا تمہارے ہاتھوں میں آ کر سرنگوں ہونے سے اس طرح محفوظ ہو جس طرح ایک لشکر جرار کے حفاظت میں اپنے نیک نمونہ سے آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے ایک نیک نظیر واعظ چھوڑ جاؤ۔قدم آگے بڑھاؤ کہ تم خدائے واحد کی لونڈیاں ہو۔آسمان کے فرشتے تم پر رحمت کے پروں سے سایہ کر رہے ہیں اور فضل کی بارش تم پر برس رہی ہے۔ پس دنیا پر ثابت کر دو کہ تم زندہ دین کی ماننے والیاں ہو اور زندہ خدا کی بندیاں ہو اور زندہ رسول اور زندہ امام کی متبع ہو۔خود زندہ ہو اور اس نسل کے پیدا کرنے والیاں ہو جو خدا کی راہ میں مر کر ہمیشگی کی زندگی کو پا گئی۔وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

خاکسار مرزا محمود احمد۔خلیفۃ المسیح۔13-03-1923

از فیروز پچی [3]

پھر اسی شمارے میں حضرت اماں جانؓ کی خاص قربانی کا ذکر کرتے ہوئے دلچسپ خبریں کے زیر عنوان لکھا ہے کہ

احمدی خواتین

(ا) ہماری محترم اور قابل بزرگ حضرت اُم المومنین علیہا السلام کے دل میں ہمدردی اسلام کی اس بات سے تڑپ

[3] احمدی خاتون فروری 1923ء صفحہ اوّل

محسوس ہوتی ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام نے تقریر مسجد اقصیٰ میں جو ارتداد ملکانہ قوم کے لئے چندہ کی تحریک کے لئے فرمائی۔ آپ بوقت تقریر حاضر تھیں، اس اپنی خادمہ سکینۃ النساء کو فرمایا۔ ''قلم اور کاغذ کا ٹکڑا ہے''؟ میں نے حاضر کیا تو فرمایا کہ میری طرف سے ایک سو روپیہ میاں صاحب کو لکھ کر ابھی بھیج دو۔ اس کے قبل حضور عالیہ 500 روپیہ مسجد برلن میں دے چکی ہیں۔ اس سے ہماری بہنوں کو سبق حاصل کرنا چاہیے کہ ہمیں سوائے روٹی اور کپڑے کے سب کچھ دین اسلام پر فدا کرنا چاہیے اور یہی زندگی کا مقصد ہونا چاہیے۔ [1]

پھر اسی شمارہ میں ''برلن مسجد کے لئے لجنہ اماء اللہ کی تحریک'' کے عنوان سے مزید خواتین کی مالی قربانی کا ان الفاظ میں ذکر ہے۔

احمدی خاتون کا یہ نمبر قریباً برلن مسجد کی تحریک ہی کا نمبر ہے۔ لجنہ اماء اللہ کی سیکرٹری صاحبہ محترمہ امۃ الحی صاحبہ نے برلن مسجد کی تحریک کے لئے جو گشتی چٹھی باہر بھیجی ہے۔ اسے نہایت عزت سے میں درج کرتا ہوں۔ برلن مسجد کے لئے قادیان کی مستورات کا چندہ دس ہزار کے قریب ہوا ہے اور باہر ہر جگہ تحریک ہو رہی ہے۔ بڑی بڑی رقمیں اس وقت تک حسبِ ذیل ہیں۔

1 اہلیہ و دختران چوہدری محمد حسین صاحب سیالکوٹ ایک ہزار نوسو ساٹھ روپیہ ۱۹۶۰

2 خواتین جماعت سیالکوٹ شہر اندازاً ڈیڑھ ہزار روپیہ ۱۵۰۰

3 خواتین لاہور معرفت قریشی صاحب سترہ سو چھیاسی روپیہ ۱۷۸۶

4 بیگم صاحبہ خاں بہادر محمد علی خاں صاحب کوہاٹ ڈیڑھ ہزار روپیہ ۱۵۰۰

5 بیگم صاحبہ ڈاکٹر محمد اسماعیل صاحب تین سو روپیہ ۳۰۰

6 بیگم صاحبہ جنرل اوصاف علی خان صاحب نابھہ دوسو دس روپیہ ۲۱۰

7 بیگم صاحبہ ڈاکٹر عظیم اللہ خاں صاحب جالندھر پانچ سو روپیہ ۵۰۰

8 بیگم صاحبہ لفٹنٹ بہادر سردار محمد ایوب خاں صاحب ایک سو آٹھ روپیہ چودہ آنہ ۱۰۸، ۱۴

9 اہلیہ میاں کمال الدین صاحب۔ ٹھیکیدار و اہلیہ بابو نصر اللہ صاحب نوشہرہ ایک سو اسی روپیہ ۱۸۰

یہ تحریک زور سے جاری ہے اور انشاء اللہ یقین ہے کہ تین ماہ سے پہلے ہی پچاس ہزار پورا ہو جاوے گا۔ اب میں سیکرٹری صاحب کی چٹھی چھاپ دیتا ہوں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

بخدمت شریف ہمشیرہ مکرمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالےٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اس سال اللہ تعالیٰ کے سلسلہ کی خدمت کے لئے ہم مستورات کو اللہ تعالےٰ کے مقرر کئے ہوئے خلیفہ ایدہ اللہ بنصرہ نے بلایا ہے۔ حضرت اقدس نے قادیان میں لجنۃ اما اللہ یعنی ''اللہ کی لونڈیوں کی انجمن'' قائم فرمائی ہے اور فرمایا ہے کہ اسی طرح اور تمام جگھوں میں بھی جہاں احمدیوں کی انجمنیں ہیں مستورات کی انجمنیں قائم کی جائیں تمام احمدی بہنوں کو اس سے زیادہ اور کیا چاہیے کہ اللہ تعالےٰ ان سے اپنے دین کی خدمت میں کوئی کام لے لے۔ یا اللہ! ہم ناچیز بندیوں کو توفیق دے کہ جو کچھ ہم سے تیرے دین کی خدمت ہو سکتی ہے۔ وہ سب ہم تیری رضا کے ساتھ ادا کریں، آمین۔

آنحضرت ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ تعالےٰ عنہم کی پاک بیبیاں دین کی خدمت میں مردوں کی امداد جنگ کے موقعہ تک فرماتی تھیں۔ ہمارے واسطے بھی اللہ تعالےٰ کے فضل سے خدمت دین کی بہت سی راہیں ہیں۔ جن سے بہنیں اپنے اپنے موقعہ پر ضرور فائدہ اٹھائیں گی۔ ایک خدمت دین کا کام چندہ خود دینا اور دوسروں سے جمع کرانا ہے کہ روپیہ کے ذریعہ اس زمانہ میں دین کے بہت سے کام ہو رہے ہیں اور انشاء اللہ ہوتے رہیں گے۔ چندہ ایک عام طور پر ہوتا ہے کہ اس کا روپیہ کسی خاص کام کے لئے مقرر نہیں ہوتا اور ایک خاص چندہ ہوتا ہے جس سے کوئی خاص کام کیا جاتا ہے۔ ہماری انجمن قائم فرمانے کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ نے اب ایک بہت بڑا کام ہمارے سپرد کیا ہے۔ جس کے لئے احمدی بہنیں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کا جس قدر بھی شکریہ ادا کریں وہ کم ہے۔ کیونکہ جرمنی جیسے بڑے ملک میں جس کی طاقت کا لوہا جنگ میں ساری دنیا مان چکی ہے۔ احمدی بہنوں کی طرف سے اُس محلہ میں جو شاہی محل کے قریب ہے۔ مسجد کھڑی کر دینا ایک نعمت ہے۔ جو اللہ تعالےٰ کے خاص فضلوں سے مل سکتی ہے۔ پس سب بہنیں اللہ تعالےٰ (کا۔ ناقل) بہت بہت شکر کریں اور خوب دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کام کے پورا کرنے کی توفیق بخشے۔

اس مسجد کے چندہ کے لئے جو تحریک حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے خود اپنے قلم سے تحریر فرمائی ہے۔ وہ میں نے بہنوں کے پڑھنے کے لئے علیحدہ چھپوائی ہے جو میں آپ کی خدمت میں بھیجتی ہوں کہ آپ خود پڑھیں اور اپنے قریب کی تمام دوسری بہنوں کو جمع کر کے سنائیں کہ جس قدر بھی زیادہ سے زیادہ اور جلد سے جلد چندہ جمع ہو سکے وہ جمع کیا جائے۔

یہ ایک بڑا کام اور پہلا کام ہمارے سپرد ہوا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ اس میں کسی قسم کی کمی رہ جائے۔ جو بہنیں منتظم ہوں۔ ان کے نام اور سب چندہ دینے والی بہنوں کے نام مع چندہ کی تفصیل کے صاف صاف لکھ کر حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی ہدایات کے مطابق ارسال کی جائے۔ والسلام

خاکسار

سکرٹری انجمن لجنۃ اماء اللہ قادیان دارالامان

24 فروری 1923ء [2]

بارش کا پہلا قطرہ گرنے کی دیر تھی کہ یہ قربانیاں موسلا دھار بارش میں بدل گئیں اور ایک بہتے ہوئے دریا کی شکل اختیار کر گئیں۔ پھر وہ وقت آیا کہ الفضل کو ایک ضمیمہ شائع کرنا پڑا۔ جس میں 396 مزید قربانیوں کا ذکر کیا گیا اور یہ فہرست اس قابل ہے اور ان لوگوں کا حق ہے کہ وہ فہرست دوبارہ شائع کی جائے۔ یہ فہرست چار صفحات پر مشتمل ہے۔ اللہ تعالیٰ ان تمام خواتین کو جوارِ رحمت میں جگہ دے اور ان کی اولادوں پر اپنے بے انتہا افضال نازل فرمائے، آمین۔ اِن قربانیوں کی تفصیل بیان کرتے ہوئے رسالہ ''تادیب النساء'' (رسالہ ''احمدی خاتون'' کا نام بعد میں تادیب النساء رکھا گیا تھا) اپریل 1923ء کے شمارے میں لکھتا ہے:

برلن کی مسجد کی تحریک نے احمدی خواتین میں ایک نئی روح پیدا کر دی ہے

برلن مسجد کی تحریک کی کامیابی اور اس کے ثمرات

برلن مسجد کی تحریک حضرت اولوالعزم امام نے ایسے وقت کی کہ اس نے مستورات سلسلہ میں ایک ایک نئی روح پیدا کر دی ہے احمدی خواتین نے جس اخلاق اور جس جوش کے ساتھ اس چندہ میں حصہ لیا ہے اس کی نظیر نہیں ملتی۔ احمدی خواتین سے پچاس ہزار چندہ برلن کی مسجد کے لئے مانگا گیا ہے اور اس کے لیے تین ماہ کی میعاد مقرر کی گئی ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ یہ چندہ پورے جوش اور سرگرمی سے وصول ہو رہا ہے اور اب اس کی تعداد چالیس ہزار کے قریب پہنچ رہی ہے۔ بہت سی جماعتیں اور مقامات ابھی تک باقی ہیں جہاں سے فہرستیں نہیں آئی ہیں ہمارے بھائیوں کا فرض ہے کہ وہ مستورات میں اس تحریک کو پھیلانے میں کمی اور کوتاہی نہ کریں اور ثواب کے اس موقع کو ہاتھ سے نہ جانے دیں۔ وقت آتا ہے کہ احمدی جماعت کی خواتین کی انجمنیں قائم ہو جائیں گی۔ اور پھر وہ اسی قسم کی تحریکوں کا انتظام خود کریں گی۔

اس تحریک سے احمدی مستورات میں تبلیغ کا جوش پیدا ہو گیا ہے اور ایسی عورتیں پیدا ہو رہی ہیں جو اس کام کو عمدگی سے کر سکتی ہیں۔ اس تحریک نے ایک اثر اور نتائج پیدا کیے ہیں اس کا اعلان خود حضرت خلیفۃ المسیح نے 9 مارچ 1923ء کے خطبہ جمعہ میں ان الفاظ میں فرمایا:

تحریک برلن مسجد کے مزید ثمرات

خطبہ کے شروع کرنے سے پہلے یا اصل خطبہ سے پہلے میں پچھلے جمعہ کے خطبہ کی تکمیل کے طور پر ایک بات سنانا چاہتا ہوں جو یہ ہے کہ وہ فضل جو برلن کی مسجد کی تحریک کے ذریعہ خدا کی طرف سے ہوا ہے۔ اس کے ذریعہ سے 9 اَور آدمیوں نے بیعت کی ہے۔ یہ ایک گھر کا گھر ہے جو احمدی ہوا ہے واقعہ یہ ہے کہ ہمارے خاں صاحب منشی فرزند علی صاحب اس چندے کے دورے کے لئے نکلے ایک غیر احمدی خاندان جس کے نو ممبر ہیں وہ بھی چندہ لایا۔ ان کو کہا گیا کہ اس چندہ میں تو احمدی ہی شامل ہو سکتی ہے ان کو تبلیغ تو پہلے ہی سے ہو چکی تھی لیکن وہ رُکے ہوئے تھے۔ اب اس موقع پر جب ان کو یہ کہا گیا تو وہ سارے کا سارا گھر احمدی ہو گیا۔ یہ کیسا اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا نمونہ ہے کہ ایک تو وہ لوگ ہیں جو چندہ کی خاطر احمدیت کو چھوڑتے ہیں کہ اگر احمدی رہے تو لوگ چندہ نہ دیں گے مگر اللہ تعالیٰ کا ہم سے یہ معاملہ ہے کہ ہمیں چندہ بھی ملتا ہے اور آدمی بھی ملتے ہیں کسی نے کیا خوب کہا ہے:

''بن مانگے موتی ملیں مانگے ملے نہ بھیک''

ہم غیروں کا چندہ رد کرتے ہیں تو ہمیں آدمی اور روپیہ دونوں ملتے ہیں۔ اور ایک وہ لوگ ہیں جو مسیح موعودؑ کو مان کر پھر محروم ہو گئے۔ وہ چندہ مانگتے ہوئے دھکے کھاتے پھرتے ہیں۔

رسالہ لکھتا ہے: پھر اس تحریک کا یہ عظیم الشان اثر ہوا ہے کہ اب جبکہ ملکانہ راجپوتوں کے فتنہ اور ارتداد کی انسدادی تدابیر اختیار کی گئی ہیں تو عورتوں اور بچوں تک میں ایک خاص جوش پیدا ہو گیا ہے۔ [3]

اِسی تسلسل میں حضورؓ نے درس القرآن (12 مارچ 1923ء) کے موقع پر فرمایا:

عورتوں کی انجمن بنانے اور ان کے ذمہ برلن کی مسجد کا چندہ لگانے سے ان میں ایک نئی روح پیدا ہو گئی ہے۔ اور وہ بھی سمجھنے لگ گئی ہیں کہ ہم بھی خدمت دین کر سکتی ہیں۔ راجپوتوں میں تبلیغ کے متعلق جو تحریک کی گئی ہے اس کو سن کر عورتوں کی طرف سے بھی کہا گیا ہے کہ اس موقع پر ہمیں بھی خدمت دین کا موقع دیا جائے۔ ان کو اس خدمت دین میں شامل کرنے کا سوال تو الگ ہے اور اس کے متعلق پھر فیصلہ کیا جائے گا مگر اس سے یہ تو ظاہر ہے کہ مستورات میں بھی قربانی اور ایثار کے جذبات پائے جاتے ہیں۔ اور وہ بھی ہر خدمت دین میں حصہ لینے کے لئے تیار ہیں۔ [4]

اسی زمانہ میں رسالہ احمدی خاتون نے دوالمیال کے ایک دوست مکرم کرم داد صاحب کا مسجد برلن کے عنوان سے ایک ولولہ انگیز مضمون شائع کیا۔ اس مضمون کا مطالعہ قارئین کے لئے یقیناً حیرت کا باعث ہوگا کہ ایک دور دراز چھوٹے سے گاؤں میں رہنے والے ان صاحب نے کس قدر تحقیقی مضمون لکھا، اس مضمون میں دیئے گئے ایک ایک حوالے کو دیکھا گیا ہے اور تمام حوالے صحاح ستہ میں موجود ہیں۔ پھر ان حوالوں سے بالکل ٹھیک موقع پر بیٹھنے والا استدلال، اس مضمون کی شان بڑھا دیتا ہے۔ رسالہ میں شائع شدہ مضمون پرانے طرز کتابت و تحریر میں ہے جسے ضروری تصحیح کے بعد ہدیہ قارئین کیا جاتا ہے۔

مسجد برلن

مسجد برلن کے لئے چندہ دینے والی احمدی خواتین کو مبارک ہو کہ آج ان کے ہاتھ سے ایسا شہر فتح ہو رہا ہے۔ جس کی ایک جانب خشکی اور دوسری تری میں ہے۔ یعنی تثلیث کا مذہب جو مسیح کو ایک طرف نبی اور دوسری طرف خدا مانتے ہیں۔ جس شہر کی نسبت غیر احمدیوں کا خیال ہے کہ خونی مہدی کی فوج اس کو فتح کرے گی۔ حدیث میں تین تکبیروں کا ذکر ہے کہ تیسری تکبیر کے بعد حملہ کرنے والے شہر میں داخل ہو جائیں گے۔ سو تثلیث کے پرستاروں میں مسیح موعود، خلیفہ اوّل، خلیفہ ثانی تیسرے زمانہ میں لنڈن، شکاگو، برلن کی تیسری مسجد ہماری فتح کا نشان ہے۔ آں بلدہ را مفتوح سازند و تا یکسال آنجا اقامت کنند و مسجد ہا بنیاد نہند پستر در بلدہ دیگر در آیند (حجج الکرامہ فی آثار القیامۃ صفحہ 378) کے مطابق بغیر تیر و تفنگ (فلم یقاتلوا بسلاح ولم یرموا بھم قالوا لا الہ الا اللہ واللہ اکبر فیسقط احد جانبیھا) صرف لا الہ الا اللہ کی برکت سے احمدی جماعت اس شہر کی مضبوط دیواروں کو گراتی اور مسجدیں بناتی چلی جا رہی ہیں۔ ان مسجدوں کی اذان سن کر اس شہر کے لوگوں کو گمراہ کرنے والا شیطان بھاگ جائے گا۔ جس کو دنیا کا کوئی ہتھیار بھگا نہیں سکتا۔ (اذا نودی للصلوۃ ادبر الشیطان) اس اذان

[1] احمدی خاتون فروری 1923ء صفحہ 25

[2] رسالہ احمدی خاتون فروری 1923ء صفحہ 28

[3] تادیب النساء اپریل 1923ء صفحہ اول و دوم

[4] تادیبُ النساء اپریل ۱۹۲۳ء صفحہ اول و دوم

Vol. 23 Monthly **Akhbar-e-Ahmadiyya** Germany Issue 07

Ahmadiyya Muslim Jamaat,National Shoba Tasneef, Genfer Str.11, 60437 Frankfurt/M,

Tel:069-50688652,Email:akhbar.ahmadiyya@hotmail.com

کی آواز دور دراز ملکوں میں پہنچے گی۔ جن اور انسان گواہی دیں گے یعنی بڑے بڑے شریر ہدایت پائیں گے۔ (فانہ لا یسمع ندی صوت الموذن جن و الانس ولا شئ الا شھد لہ یوم القیامۃ) اذان کو سننے والے بول اٹھیں گے۔ اللھم رب ھذہ الدعوۃ التامۃ۔۔۔ و ابعثہ مقاماً محمود الذی وعدتہ اِن ملکوں میں خلیفہ محمود کی دعا، کوشش سے اسلام ترقی کرے گا اور جناب محمد صلعم کی تعریف کی جائے گی۔ موسیٰ عیسیٰ کو ماننے والے رشک کریں گے۔ انگلینڈ، امریکہ، جرمن کی یہ مسجدیں جو محمود کے عہدِ سعادت مہد میں بنائی گئیں، یہ ریاض الجنۃ ہیں۔

حدیث میں آتا ہے کہ جب تم بہشت کے باغوں میں گزرو تو میوے کھاؤ۔ قیل یا رسول اللہ و ما ریاض الجنۃ قال المساجد۔ لوگوں نے عرض کی، کیا ہیں باغ بہشت کے؟ فرمایا مسجدیں۔ معراج کی رات کو یہ جنت کے باغ آنجناب صلے اللہ علیہ وسلم کو دکھائے گئے اور ان میں ایک نہر دیکھی كَأَنَّ مَاءَهُ المَحْضُ فِي البَيَاضِ (بخاری، باب تعبیر الرؤیا) جس کا پانی سفیدی میں دودھ کی طرح تھا۔ یہ ان نمازوں کی طرف اشارہ ہے جو ان مسجدوں میں پڑھی جائیں گی۔ ایک حدیث میں آیا ہے۔ اَرأیتم لو ان نھراً بباب احدکم یغتسل منہ کل یوم خمس مرات ھل یبقیٰ من درنہ شئٌ؟ (بخاری کتاب مواقیت الصلٰوۃ) یہاں نماز کو نہر فرمایا۔ اس نہر میں نہانے والوں کا حضور نے جو حُلیہ بیان فرمایا ہے۔ وہ اس طرح ہے۔ رِجَالٌ شَطْرٌ مِنْ خَلْقِهِمْ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ، وَشَطْرٌ كَأَقْبَحِ مَا أَنْتَ رَاءٍ۔ (بخاری) کچھ لوگ ہیں کہ ان کی آدھی شکل بہت خوبصورت اور آدھی نہایت بدصورت ہے۔ یہ حُلیہ ان ملکوں کے رہنے والوں کا ہے جہاں یہ مسجدیں بنائی گئیں۔ آدمی بہت خوبصورت ہیں یعنی دنیا کے کاموں میں اور آدھے نہایت بدصورت دین کے لحاظ سے۔ اب اس نہر میں غسل کرنے سے یہ بدصورتی ان کی جاتی رہے گی یعنی یہ لوگ اسلام کی طرف رجوع کریں گے اور ان بہشتی باغوں میں داخل ہو کر سبحان اللہ، الحمد للہ، ولا الہ الا اللہ کے میوے کھائیں گے۔ جیسا کہ آپ نے فرمایا۔ فَذَهَبُوا فَوَقَعُوا فِيهِ، ثُمَّ رَجَعُوا إِلَيْنَا قَدْ ذَهَبَ ذَلِكَ السُّوءُ عَنْهُمْ (بخاری، باب تعبیر الرؤیا) کہ وہ گئے اور اس نہر میں کود پڑے جس سے ان کی بدصورتی یعنی برائی جاتی رہی۔ اس نظارہ کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں، کہ پھر مجھے میری منزل جو بہت اونچی مثل سفید بدلی کے تھی دکھائی گئی۔ (فَإِذَا قَصْرٌ مِثْلُ الرَّبَابَةِ البَيْضَاءِ) بخاری۔ اس میں اشارہ ہے کہ ان مسجدوں کے بننے کے بعد عیسائی دنیا کو بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اعلےٰ اور ارفع شان کی حقیقت معلوم ہوگی۔ ان مسجدوں میں اذان دینے والوں کو ایک حدیث میں دراز گردن کے پرندے کہا گیا ہے جو یاجوج ماجوج کی گندگی کو اٹھا کر سمندر میں ڈال دیں گے اور اس سرزمین کو کفر و شرک کی بدبو سے صاف کر دیں گے۔ (فَيُرْسِلُ عَلَيْهِمْ طَيْرًا كَأَعْنَاقِ الْبُخْتِ) (ابن ماجہ) حدیث میں آتا ہے۔ الْمُؤَذِّنُونَ أَطْوَلُ النَّاسِ أَعْنَاقًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ (مسلم و ابن ماجہ) چونکہ قیامت کو ہونے والی باتوں کا نقشہ اور نمونہ اس دنیا میں بھی دکھایا جاتا ہے۔ اس لئے آج ہم محمود کے زمانہ میں مقام محمود کا ثبوت اپنے مخالفوں کے سامنے اس طرح پیش کر سکتے ہیں کہ بے دینی اور بدعملی کے جہنم میں جل کر جو کوئلے کی طرح سیاہ ہو گئے تھے۔ وہ نہر حیات میں ڈالے جا رہے ہیں۔ فیلقون فی نھر الحیٰوۃ اور احمدیؐ اپنی دعاؤں اور مالوں کے خرچ کرنے سے ان کالے جسموں پر پانی ڈال رہے ہیں۔ (فَجِيءَ بِهِمْ ضَبَائِرَ ضَبَائِرَ، ثُمَّ قِيلَ: يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ، أَفِيضُوا عَلَيْهِمْ۔ مسلم)۔ وہ لائے جائیں گے گروہ گروہ اور کہا جائے گا۔ اے جنت والو۔ ان پر پانی ڈالو۔ دیکھو افریقہ کے کالے محمود کے وقت کس طرح اسلام میں داخل ہو رہے ہیں اور یورپ، امریکہ کے آدھے خوبصورت اور آدھے بدصورت ریاض الجنۃ سے میوے کھانے لگے ہیں۔ یہ مسجدیں بموجب حدیث و منبری علے حوضی کے دنیا میں حوض کوثر کا ثبوت ہیں۔ ان کے منابر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت ثانی کے لحاظ سے آپ ہی کے منابر ہیں۔ روایت کی ابوذر نے مسلم نے کہ حوض کوثر میں بہشت سے دو پرنالے گرتے ہیں۔ دنیا میں ان کی مثال آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دو دو بعثتیں ہیں۔ ان دو زمانوں میں فیض لینے والے وَكِيزَانُهُ كَنُجُومِ السَّمَاءِ۔ آبخورے ہیں جیسے آسمان کے تارے (اصحابی کالنجوم) جس طرح آپ کی پہلی بعثت میں کوثر کا پانی عیسائیوں کے گرجوں میں پہنچا اور وہاں مسجدیں بنائی گئیں جیسا کہ مشکوٰۃ میں ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وضو کر کے کلی کا پانی طلق بن علی کو دیا اور فرمایا۔ فَإِذَا أَتَيْتُمْ أَرْضَكُمْ فَاكْسِرُوا بِيعَتَكُمْ وَانْضَحُوا مَكَانَهَا بِهَذَا الْمَاءِ وَاتَّخِذُوهَا مَسْجِدًا اس پر طلق نے بمعہ اپنے ساتھیوں کے عرض کی شہر دور اور گرمی سخت ہے۔ پانی خشک ہو جائے گا۔ تو آپ نے حکم دیا۔ اور پانی ملا کر بڑھا لینا۔ فَإِنَّهُ لَا يَزِيدُهُ إِلَّا طِيبًا (سنن نسائی) جس سے اُس کی پاکی اور برکت زیادہ ہو جائے گی۔ اسی طرح بعثت ثانی میں بھی آپ کے کوثر کا پانی دور دور شہروں میں جہاں بڑے بڑے گرجے ہیں باوجود کفر، شرک کی گرمی کے پہنچ رہا ہے اور خدا کے فضل سے مسجدیں بن رہی ہیں اور پانی کے ملنے یعنی حضرت خلیفہ ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی کوشش اور حکم دینے سے يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ، أَفِيضُوا عَلَيْهِمْ اس پانی کی پاکیزگی اور برکت میں ترقی ہو رہی ہے۔ آپ کے وضو کر کے پانی دینے میں اشارہ ہے کہ گرجوں میں جانے والے وضو کر کے آپ کی مسجد میں اسلامی عبادت ادا کریں گے اور قیامت کے دن غُرًّا مُحَجَّلِينَ مِنْ آثَارِ الوُضُوءِ (بخاری) کی شکل میں آپ کے حوض کوثر پر وارد ہوں گے۔ اس لئے یہ مسجدیں اس دنیا میں حوض کوثر ہیں اور مسیح موعود کے بروز میں آپ کا آنا دوسرا پرنالہ ہے۔

انس کو آپ نے فرمایا: مجھے حوض کوثر میں تلاش کرنا۔ ایک اور حدیث ہے۔ اصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الحَوْضِ (بخاری) ظاہری مطلب کے علاوہ اس میں یہ اشارہ بھی پایا جاتا ہے کہ آنجناب صلعم کی پہلی بعثت کے بعد اسلام پر ایک خطرناک زمانہ آئے گا۔ جس میں طرح طرح کی بدعات اسلام کے اندر داخل کئے جائیں گی۔ جن کو دور کرنے کے لئے آپ دوبارہ بروزی رنگ میں تشریف لائیں گے اور اپنے حوض پر آنے والے پیاسوں کو وہ پانی پلائیں گے۔ کہ مَنْ شَرِبَ مِنْهُ شَرْبَةً لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهَا أَبَدًا (ترمذی باب ماجاء فی صفۃ اوانی الحوض) کہ جو اس سے پئے گا، اس کے بعد کبھی پیاسا نہ ہوگا۔ یعنی اس کی پیاس کسی اور لیڈر سے دور نہ ہوگی۔ ان الاسلام بدء غریباً وسیعود غریباً کے موافق دوسری بعثت میں بھی آپ کے حوض پر وارد ہونیوالے غرباء مہاجرین ہوں گے۔ وَأَوَّلُ مَنْ يَرِدُهُ عَلَيَّ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِينَ۔ ایسے لوگ جن کے دلوں میں فیج اعوج کی غلط باتیں بیٹھی ہوئی ہوں گی۔ وہ اس حوض کوثر سے ہٹائے جائیں گے۔ جس کی نسبت لکھا ہے۔ الکوثر الخیر الذی اعطاہ اللہ ایاہ: کہ کوثر خیر ہے جو خدا نے حضرت کو عطا کی۔ بخاری میں ہے یہ دو گروہ ہوں گے۔ قَالَ: "بَيْنَا أَنَا قَائِمٌ إِذَا زُمْرَةٌ...... الخ (بخاری) فرمایا: ایک گروہ میرے سامنے آئے گا یہاں تک کہ میں ان کو پہچانوں گا تو میرے اور ان کے درمیان ایک مرد نکلے گا تو وہ ان سے کہے گا کہ آؤ، سو میں کہوں گا ان کو کدھر لے جاوے گا۔ وہ کہے گا۔ خدا کی قسم دوزخ کی طرف۔ میں کہوں گا کیا حال ہے ان کا تو وہ مرد کہے گا کہ یہ لوگ اسلام کو چھوڑ کر مرتد ہو گئے تھے۔ ثُمَّ إِذَا زُمْرَةٌ...... پر ناگہاں دوسرا گروہ ظاہر ہو گا......فَلاَ أُرَاهُ يَخْلُصُ مِنْهُمْ إِلَّا مِثْلُ هَمَلِ النَّعَمِ (بخاری) یعنی میں گمان نہیں کرتا کہ ان میں سے کوئی بھی بچے، جیسے بھولے بھٹکے بے وارث اونٹ کمتر بچتے ہیں۔ ایک مطلب تو ظاہر ہے۔ دوسرا یہ کہ غیر احمدیوں کا گروہ جو مسیح ناصری کو دوبارہ لا کر اس کے حوض پر وارد ہونا چاہتے ہیں، ان کو بموجب قول۔ وَأَنَا أَذُودُ النَّاسَ عَنْهُ (مسلم) کے بعثت ثانی کے زمانہ میں خیر کثیر کی نہر سے ہٹایا گیا کیونکہ یہ پرائے اونٹ ہیں۔ کوثر کے معنے لغت میں نبوت بھی لکھے ہیں۔ اس لئے دوسرا گروہ مسیح موعود کے نام لیوں سے وہ گروہ ہے کہ جس نبی کو خدا تعالیٰ نے خیر کثیر عطا کی۔ اس کی امت کو نبوت جیسی نعمت سے محروم رکھ کر نعوذ باللہ آنجناب کو ابتر بتانا چاہا ہے۔ یہ بھی پرائے اور بے وارث اونٹ ہیں۔ جو خلیفہ وقت کی اطاعت سے نکل کر ادھر ادھر پھر رہے ہیں۔ شرح بخاری میں لکھا ہے کہ بعض نے اس مشکل کو دیکھ کر کہ جب پل صراط سے گزر کر حوض کے کنارے پر پہنچ جاویں گے تو پھر آگ کی طرف ہٹائے جانے کا کیا مطلب۔ آگ سے تو وہ نجات پا چکے۔ اس بات کو مانا ہے کہ حضرت کے واسطے دو حوض ہیں۔ ایک موقف میں پل صراط سے پہلے۔ دوسرا بہشت کے اندر۔ پھر اس پر یہ اعتراض کیا گیا ہے۔ کہ حوض میں بہشت سے پانی آتا ہے۔ اگر حوض پل صراط سے پہلے ہو تو پھر آگ پانی اور حوض کے درمیان حائل اور مانع ہوتی۔ لیکن خدا تعالیٰ نے مسیح موعود کو بھیج کر ان سب مشکلات کو دور کر دیا۔ مسیح موعود کو مان کر حقیقی اسلام پر چلنا ایک بہشت ہے اور ان کی مسجدیں اور درسگاہیں اس بہشت میں حوض کوثر ہیں اس بہشت کا رہنے والا احمدیؐ خدا کے فضل کے ساتھ دنیا کی پل صراط سے گزر کر اگلے جہان میں حوض کوثر سے پینے والا ہوگا۔ (ولمن خاف مقام ربہ جنتان) اس بات کا نمونہ کہ لوگ موقف میں پیاسے ہوں گے۔ سو جو ایمان دار ہوں گے۔ وہ حوض کوثر پر آویں گے۔ اور کفار کو دوزخ سراب کی طرح دکھائی دے گی۔ پانی سمجھ کر جائیں گے اور آگ میں پڑیں گے۔ کیا لوگ اس زمانہ میں دیکھ نہیں رہے کہ مسیح موعود کے جن منکروں نے سراب (لیڈروں) سے اپنی پیاس کو دور کرنا چاہا ان کا کیا حشر ہو رہا ہے۔

میری احمدی بہنو! آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ حَافَتَاهُ قِبَابُ الدُّرِّ المُجَوَّفِ (بخاری) کیونکہ حوض کوثر کے دونوں کناروں پر پولے موتیوں کے خیمے ہیں جو احمدی بہنیں مسجد برلن کے لئے اپنے دونوں بازوؤں کا زیور خواہ پولے کڑے (کنگن) ہی ہوں، خلوص نیت کے ساتھ اتار کر دے دیں گی۔ قیامت کے دن یہی زیورات شفاف موتیوں کے خیام بن کر ان کو اپنے اندر بٹھا لیں گے۔ دیکھو ایک عورت نے مسجد میں جھاڑو دینے کے سبب سے وہ درجہ پایا کہ آنحضرت صلعم نے اس کو بہشت میں دیکھا اور جب فوت ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی قبر پر جا کر جنازہ پڑھا۔ مسجد برلن کے بنانے سے نہ صرف اپنا گھر بہشت میں بنا رہی ہیں۔ (من بنی للہ مسجدا بنی اللہ لہ بیتا فی الجنۃ) بلکہ دوسرے لوگوں کی سیاہی کو دور کرنے کے لئے یہ مسجد ایک ایسے دور ملک میں جو قادیان سے جہاں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور کا ظہور ہوا، قریباً مہینہ بھر راہ کی ہے۔ (حوضی مسیرۃ شھرٍ) ان لوگوں کے لئے دنیا میں حوض کوثر اور نہر حیوٰۃ ہے۔ دن میں کئی بار کھانے پینے والی قوم اس جیتے پانی کے شوق میں جو یروشلیم (قادیان) سے برلن کے حوض میں گرے گا۔ (یفجرونھا تفجیرا) تیس دن کے روزوں کی بھوک پیاس کو بخوشی خاطر قبول کرے گی اور کل قیامت کے دن اس عمل کی جزا میں اس حوض سے بھی اس کو پلایا جائے گا۔ جس کی نسبت آپ نے فرمایا کہ میرا حوض مہینہ بھر کی راہ ہے۔ یاد رکھو مسجد برلن کا خطیب جب عصا لے کر خطبہ پڑھے گا تو پھر یہ سمجھو کہ زار روس کا سونٹا ہمارے ہاتھ میں آ گیا۔ مسلمانوں سے بعض جو اس قوم کو نماز کی طرف بلانے کے واسطے۔ أَنْ يُنَوِّرُوا نَارًا (مسلم) آگ جلانے یعنی لڑائی کی رائے دیتے ہیں اور بعض نَاقُوسًا مِثْلَ نَاقُوسِ النَّصَارَى، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: قَرْنًا مِثْلَ قَرْنِ الْيَهُودِ (مسلم) کی آواز سے یعنی نصاریٰ۔ یہود کے مثیل بن کر مسجد میں لانا چاہتے ہیں۔ یہ سب اپنے ارادوں میں ناکام رہیں گے اور حضرت فضل عمر کے ارشاد کے موافق (فَقَالَ عُمَرُ: أَوَلاَ تَبْعَثُونَ رَجُلًا يُنَادِي بِالصَّلاَةِ - بخاری) لنڈن، شکاگو، برلن کی مسجد میں اذان دینے والا بلال ہی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی منشاء کو پورا کرنے والا ہے۔ اس اذان کو سن کر ان ممالک کے رہنے والے انشاء اللہ ان مسجدوں میں نماز پڑھیں گے۔ [1]

قارئین کرام! مذکورہ مسجد گو اُس وقت تعمیر نہ ہو سکی مگر خدا کے کام کیسے رک سکتے ہیں۔ اس وقت مسجد کی خاطر کی گئی یہ دعائیں اور قربانیاں رائیگاں نہیں گئیں بلکہ "قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شيءٍ قَدراً" کے مطابق عین اس وقت جبکہ اس مسجد کی ضرورت پہلے سے بڑھ کر تھی خدا نے محض اپنے فضل سے 2008ء مسجد خدیجہ کی شکل میں محض اپنے فضل سے عطا فرمائی، جس کا افتتاح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، الحمد للہ علیٰ ذالک۔

[1] (کرم داد از دولیال) (رسالہ احمدی خاتون مارچ 1923ء)